جاگ سنبھل اٹھ نیند کی حالت میں

نہ اجل آجائے کہیں!

از: عبدالرحمان عاجز مالیرکوٹلوی۔ فیصل آباد

الفت کا پھل طاعت ہے اور طاعت کا پھل خلد بریں
طاعت کی زینت ہے تقوی، تقوی حسن علم و یقین
ظالم ہو اور بچ نکلے وہ، نہیں نہیں یہ بات نہیں
مظلوموں کی آہوں سے تو کانپ اٹھتا ہے عرش بریں
خواب گراں سے جاگ مسافر سونا اتنا ٹھیک نہیں
جاگ سنبھل اٹھ نیند کی حالت میں نہ اجل آجائے کہیں
مشرق سے مغرب تک دنیا زیر نگیں تھی جن کے یہاں
اک بیکس مجبور کی صورت دفن ہوئے وہ زیر زمیں
صنعت اس کی قدرت اس کی، ہر مظہر میں جلوہ فشاں
لیکن خود وہ ذات مقدس چشم بشر سے پردہ نشیں
روح کی ہو وہ یا کہ بدن کی ظاہر ہو یا باطن ہو
نسخۂ پرتاثیر ہے ہر بیماری کا قرآن مبیں
توبہ توبہ ایسی توبہ سے توبہ توبہ
لب پر استغفار نہ آنکھوں میں نم اور نہ قلب حزیں
نوع بشر میں یکساں ہیں اور علم و عمل میں جدا جدا
ایک بشر ہے خار مغیلاں، ایک بشر گلزار حسیں
زاہد روتا ہے آنکھوں سے عابد روتا ہے دل سے
فرق ہے دونوں میں اتنا، یہ فرش زمیں وہ عرش بریں
جل جاتی ہے خواہش نفس اور ٹل جاتی ہے غفلت دل
خوف الہی ہوجاتا ہے جس دم دل میں گوشہ نشیں
اے عاجز ہے عظمت دیں کا وعظ سدا لب پر تیرے
دیں کے خلاف عمل ہے کیوں گر دل میں ترے ہے عظمت دیں